دارالافتاء دارالعلوم عیدگاہ کبیر والا خانیوال

فتویٰ نمبر 31845

برائے رابطہ 0300-7895331 | www.darululoomkabirwala.com
0300-9606524 | owaisirshadahmad@gmail.com

الاستفتاء

کیا فرماتے ہیں مفتیان کرام اس مسئلہ کے متعلق کہ میرے والدین کے دو بچے ہیں ایک بیٹا ایک بیٹی، لیکن بیٹے کا دو سال قبل 2017 میں انتقال ہو گیا ہے مرحوم کے بیٹے کے وارثان میں دو بیٹے، دو بیٹیاں، اور ایک بیوہ ہے۔ بیٹے کی وفات کے بعد والدین کی اولاد میں صرف ایک بیٹی میں ہی ہوں۔ اب پوچھنا یہ ہے کہ اگر میرے والدین اپنی زندگی میں اپنی جائیداد تقسیم کرنا چاہیں تو یا جائیداد بیچ کر رقم تقسیم کرنا چاہیں تو اس میں سے بیٹی کا کتنا حصہ بنتا ہے اور مرحوم کے بیٹے کے وارثان کا کتنا حصہ بنتا ہے؟

۲۔ یا انکی زندگی کے بعد وراثت کی تقسیم کس حساب سے ہوگی؟

المستفتی
محمد شفیق
03007898900

الجواب بتوفیق ملہم الصواب

سوال میں بیان کردہ صورت کے مطابق آپکے والدین کی وفات کے بعد کل ترکہ کے بارہ (۱۲) حصے کر کے بیٹی کو چھ، ہر پوتے کو دو دو، ہر پوتی کو ایک ایک حصہ ملے گا، اور اگر والدین زندگی میں دینا چاہیں تو کل ترکہ کے پانچ حصے کر کے ہر ایک فرد بیٹی، اور پوتے، پوتیوں کو ایک ایک حصہ دیا جائے۔

والدلیل علی ذالک

فی السراجی ص

ولا یرثن مع الصلبیتین الا ان یکون بحذائهن او اسفل منهن غلام فیعصبهن والباقی بینهم للذکر مثل حظ الانثیین۔

وفی الهندیة:

وأما البنات الصلبیة فاحوال ثلاث: النصف للواحدة

وفی الهندیة ج ۴ ص ۳۹۱

ولو وهب رجل شیئا لاولاده فی الصحة وأراد تفضیل البعض علی البعض فی ذالک لا روایة

جاری ہے

كذا في الاصل عن المحيط، وروي عن ابي حنيفة رحمه الله تعالى: انه لا بأس به اذا كان التفضيل لزيادة فضل له في الدين، وان كانا سواء يكره، وروى المعلى عن ابي يوسف رحمه الله تعالى انه لا بأس به اذا لم يقصد به الاضرار وان قصد به الاضرار سوى بينهم يعطي الابنة مثل ما يعطي الابن وعليه الفتوى -

والله اعلم بالصواب

كتبه

نعمت الله [illegible]

از دار الافتاء دار العلوم [illegible]

الجواب صواب

[illegible]

[illegible]